مرحوم ان چار شخصیتوں میں سے ایک تھے ۔ جو دن بھر دارالعلوم کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے بارے میں مصروف خدمت رہتے تھے ، رات کو نماز مغرب کے بعد حضرت شیخ الحدیثؒ کو دن کی تمام کارگذاری سے آگاہ کرتے اور کل کے کام کے لئے باہمی مشاورت سے لائحہ عمل تیار کرتے ۔ اس موقعہ پر اپنا اپنا کھانا گھر سے لاکر حضرت شیخ الحدیثؒ کے ساتھ تناول فرمانے کا انتظام بھی ہوتا تھا ۔ دارالعلوم کے لئے چندہ کی فراہمی اور اخراجات میں کفایت شعاری مرحوم کا خاص وصف تھا ۔ دارالعلوم کا مفاد ان کو ہر لحاظ سے عزیز تھا ۔ شدید علالت سے قبل آخر عمر میں دارالعلوم کے لئے چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں اسفار کئے ۔ ان کا سانحہ ارتحال بھی مرکز علم اور فضلائے حقانیہ کے لئے ایک ذاتی صدمہ سے کسی طرح بھی کم نہیں ۔ عظیم دارالعلوم ، ہزاروں فضلاء اور جہاد افغانستان کے محاذ جنگ کے سینکڑوں مجاہدین کے کارہائے نمایاں اپنے اساتذہ و مربیین کی طرح مرحوم کے لئے بھی ایک صدقہ جاریہ ہیں اور یہ سلسلہ اجر و ثواب قیامت تک قائم رہے گا ۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں علاقہ بھر کے مسلمانوں ، دارالعلوم کے اساتذہ و مشائخ اور طلبہ نے شرکت کی ۔ دارالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے تدفین کے بعد حاضرین سے خطاب میں مرحوم کے عظیم دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ۔ اور ان کے خالص دینی اور تاریخی کردار کو صدقہ جاریہ کے اعتبار سے لافانی قرار دیا ۔

جناب الحاج ثمین جان صاحب حضرت شیخ الحدیثؒ کے ایک دوسرے عقیدت مند اور دارالعلوم کے مخلص الحاج جناب ثمین جان صاحب کا ۳۱ جنوری کو انتقال ہوا ۔ مرحوم کا زندگی بھر حضرت شیخ الحدیثؒ کے ساتھ گرویدگی محبت نیازمندانہ وخادمانہ تعلق رہا ۔ حضرتؒ کے مواعظ ، مجالس ، اور خدمت و صحبت کی برکت سے موصوف کی زندگی میں عنفوان شباب ہی سے صالحیت کے آثار نمایاں ہوگئے ۔ ۱۵ ، ۱۶ سال عمر تھی کہ حضرتؒ کی ایک تقریر اعتکاف کی فضیلت پر سن کر ۵۰ سال تک رمضان المبارک میں اعتکاف کو اپنا معمول بنا لیا ۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے اپنی زندگی میں اپنے محلہ کی مسجد (قدیم دارالعلوم حقانیہ) کی تعمیر جدید کا ارادہ فرمایا تو موصوف آگے بڑھے اور اس تعمیری مہم کی تکمیل کے لئے شب و روز مصروف رہے مگر افسوس کہ وہ اپنی زندگی میں اس مسجد کو تعمیری صورت میں نہ دیکھ سکے ۔ وفات سے دو روز قبل حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ کے ساتھ دارالعلوم کے کام کے سلسلہ میں سرگودھا کا سفر کیا ۔ واپس ہوئے تو درد شکم کا عارضہ لاحق ہوا مگر افاقہ بھی ہوگیا تھا ۔ وفات سے گھنٹہ ڈیڑھ قبل رات کے ۱۲ بجے مسجد کے حسابات کی کاپی طلب فرمائی حسابات درست کئے اور سوگئے ۔ صبح اٹھایا تو مرحوم کا روح قفس عنصری سے پرواز کرچکا تھا ۔ مرحوم کی وفات سے دارالعلوم ہی نہیں پورا علاقہ سوگوار ہے ۔ علاقہ بھر کے مسلمانوں کی کثیر تعداد اور دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ نے جنازہ میں شرکت کی ۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے تدفین کے بعد اپنے مختصر خطاب میں مرحوم کے دینی خدمات اور بعض فضائل و احسانات کا تذکرہ فرمایا ۔ اور ان کے دینی خدمات کو مرحوم کے لئے عظیم صدقہ جاریہ قرار دیا ۔

عبدالقیوم حقانی